اللہ تعالیٰ کے لیے چھیننے کا لفظ استعمال کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اللہ رب العزت کے لیے لفظ "چھین" استعمال کر سکتے ہیں مثلا یوں کہنا کہ اللہ رب العزت نے زید کی آنکھیں چھین لی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ذات باری تعالی کے لئے لفظِ چھیننا کے استعمال میں فی نفسہٖ کوئی حرج نہیں۔ قرآن وحدیث میں اس کے ہم معنی الفاظ وارد ہوئے ہیں، نیز علمائے دین نے بھی ذات باری تعالیٰ کے لئے اس لفظ کا استعمال فرمایا ہے، علاوہ ازیں ہمارے عرف میں یہ جملہ بلا نکیر زبان زدِ عام ہے کہ "خدا جب دین لیتا ہے، تو عقل چھین لیتا ہے۔"

اگر یہاں یہ کہا جائے کہ لغت میں لفظ "چھیننا" بُرے مثلاً "دوسرے کا مال غصب کر لینے اور ہڑپ لینے وغیرہ" معانی کے لئے بھی آتا ہے، (فرہنگ آصفیہ، ص149، اردو سائنس بورڈ لاہور) اور جب کسی لفظ کے اچھے اور بُرے دونوں معانی ہوں، اور اس سے بُرے معنیٰ کی طرف بھی ذہن جاتا ہو، تو اس لفظ کا استعمال ذات باری تعالیٰ کے لئے ممنوع قرار پاتا ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ قاعدہ وہاں جاری ہوتا ہے، جہاں وہ لفظ شرع میں وارد نہ ہو، اگر وہ لفظ شرع میں وارد ہے، تو ذات باری تعالیٰ کے لئے اس لفظ کا استعمال درست ہوتا ہے، اور اس سے باری تعالیٰ کے شایانِ شان معنیٰ مراد لینا متعین ہوتا ہے، لہذا جب یہ لفظ ذات باری تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جائے گا تو اس سے بُرے معانی کی بجائے اُس کے شایانِ شان معنیٰ "بطور سَطوت و غلبہ کسی چیز کا لے لینا" مراد ہوگا۔

قرآن و ترجمۂ قرآن کی تصریح:

قرآنِ مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت کے لئے "تنزع" کا لفظ وارد ہوا ہے، اور اس کا ترجمہ سلب کر لینا اور چھیننا ہے، چنانچہ سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: (قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ

مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ﴾ ترجمہ کنزالایمان : یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جسے چاہے سلطنت چھین لے ۔ (سورہ آل عمران، آیت 26)

مفرداتِ امام راغب میں "نزع" کے معنی کے متعلق فرمایا : "سلب، قال تنزع الملک ممن تشاء" اس کا ایک معنی چھیننا ہے، ارشادِ خداوندی ہے، تو جس سے چاہے سلطنت چھین لے ۔ (مفردات امام راغب، ص 488، دار المعرفہ بیروت)

احادیث میں وارد لفظ سلب کی چند تصریحات :

کنز العمال میں ہے : "إذا أراد الله إنفاذ قضائه وقدره سلب ذوي العقول عقولهم حتى ينفذ فيهم قضاؤه وقدره فإذا أمضى أمره رد إليهم عقولهم ووقعت الندامة" اللہ جب اپنی قضا وقدر کو نافذ کرنا چاہتا ہے، تو عقلمندوں سے ان کی عقلیں چھین لیتا ہے، یہاں تک کہ ان کے متعلق قضا وقدر نافذ ہو جائے، اور جب یہ معاملہ ہو جاتا ہے، تو ان کی عقلیں انہیں واپس کر دیتا ہے، پھر ان لوگوں کو ندامت ہوتی ہے ۔ (کنز العمال، ج 01، ص 109، مؤسسۃ الرسالۃ)

جامع الصغیر میں ہے : "إن الرجل لا يزال في صحة رأيه ما نصح لمستشيره فإذا غش مستشيره سلبه الله تعالى صحة رأيه" بے شک کوئی شخص اس وقت تک اپنی رائے کی درستی پر رہتا ہے جب تک وہ خود سے مشورہ مانگنے والے کا خیر خواہ رہے، لیکن جب وہ اس سے دھوکہ کرتا ہے، تو اللہ اس سے اس کی رائے کی درستی چھین لیتا ہے ۔ (جامع الصغیر، ص 209، رقم : 1449، المکتب الاسلامی)

مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہما سے جہنم کی ایک وادی کے متعلق پوچھا کہ اس میں کون جائے گا، اس کے جواب میں آپ نے فرمایا : "من سلب الله أنفه وعينيه وأصرع خده إلى الأرض" جس کی ناک اور آنکھیں اللہ نے چھین لی، اور جس کے رخساوں کو زمین پر لگا دیا ۔ (المصنف لابن ابی شیبہ، ج 07، ص 56، رقم : 38180، دار التاج-لبنان)

علمائے دین کے استعمال کی تصریحات :

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں : "خدا جب دین لیتا ہے، عقل پہلے چھین لیتا ہے" ۔ (فتاوی رضویہ، ج 15، ص 456، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں : "جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے" ۔ (بہار شریعت، ج 01، ص 23، مکتبۃ المدینہ کراچی)

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اللہ تعالیٰ ہی دولت دیتا ہے اور جب وہ چاہتا ہے پل بھر میں دولت چھین بھی لیتا ہے"۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص198، مکتبۃ المدینہ کراچی)

کسی لفظ کے اچھے اور بُرے دونوں معانی ہوں، تو اس کا اطلاق ذات باری تعالیٰ کے لئے اس وقت ممنوع ہے جبکہ وہ شرع میں واردنہ ہو، جیساکہ فتاوی شارح بخاری میں ہے: "جس لفظ کے چند معنی ہوں اور کچھ معنی خبیث ہوں اور وہ لفظ شرع میں واردنہ ہو، تو اس کا اطلاق اللہ عزوجل پر منع ہے۔" (فتاوی شارح بخاری، ج01، ص233، مکتبۃ برکات المدینۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0552

تاریخ اجراء: 16شوال المکرم1446ھ/15اپریل2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net